ہزاروں ایکڑ زمین پانی کے سیم وتھور کی نذر ہوگئی ہے۔

اگر کالا باغ ڈیم کا فنی جائزہ بھی لیا جائے تو یہ کوئی بڑا طویل المدت منصوبہ نہیں۔ اس کی عمر صرف ۲۰ یا ۲۲ برس ہوگی پھر اس کے بعد اس ڈیم کی کارکردگی اور پیداوار کسی کام کی بھی نہیں رہے گی۔ حکومت کالا باغ ڈیم کے متعلق یہ پروپیگنڈا بھی کر رہی ہے کہ اس سے 3600 یا 4000 میگاواٹ بجلی پیدا ہوگی' لیکن ایک بڑے فنی ماہر کے سروے کے مطابق اس ڈیم سے 800 یا 1000 میگاواٹ بجلی پیدا ہوگی صرف ہزار میگاواٹ بجلی کے لئے اتنا بڑا خسارے کا سودا کہاں کی دانشمندی ہے؟ حکومت اس متنازعہ فیصلہ پر دو ارب روپوں کے قریب مصارف کر چکی ہے' حکومت کو چاہیے کہ وہ ملکی وحدت اور صوبوں کی یکجہتی کی خاطر اس منصوبے کو ترک کردے کہیں ایسا نہ ہو کہ ملکی وحدت کی قربانی کی قیمت پر ہم ڈیم بنالیں اور خدانخواستہ دیگر صوبے کل کو مرکز و پنجاب کے خلاف اعلان جنگ نہ کر بیٹھیں۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں اس طرح کی حق تلفیاں کارفرما تھیں۔ حالات کو بالکل اسی سمت میں لے جایا جارہا ہے۔

وہ پاکستان جو لاکھوں مسلمانوں کی بے نظیر قربانیوں سے معرض وجود میں آیا تھا۔ خدارا اس کو مزید تقسیم ہونے سے بچائیں۔ پہلے ہی قوم پرست ولسانی جماعتیں ملک کے درپے ہیں۔ شاید اب اس ایشو سے ایسی قوتوں کو نئی زندگی دی جارہی ہے حکومت کو چاہیے کہ وہ دوسرے آپشن پر بھی غور کرے۔ مثلاً ایٹمی بجلی گھر تعمیر ہونے چاہئیں۔ الحمدللہ ہم پہلے ہی ایک ایٹمی قوت کی حامل قوم ہیں۔ دوسرے ممالک اس مثبت سوچ میں ہماری حسب سابق بھرپور مدد کریں گے۔

ملک میں اس وقت کالا باغ ڈیم کی تعمیر کے خلاف مکمل اتفاق رائے ویکجہتی ہے اور دوسری جانب صرف پرویز مشرف اور مسلم لیگ (ق) کا بھی سارے نہیں کچھ حصہ کھڑا ہے۔ یہ کیسی جمہوریت اور کہاں کا انصاف ہے؟ اور کہاں کی حب الوطنی اور کس قسم کی سوچ کا مظاہرہ؟ اگر عدل وانصاف کا یہی معیار اور حکمرانوں کا یہی طرز حکومت رہا تو ملک وقوم کا کیا حشر بنے گا؟

مکہ معظّمہ میں او آئی سی کا ''روایتی'' اجتماع

ع　نشستند' گفتند' برخاستند

گزشتہ دنوں عالم اسلام کے قلب مکہ معظّمہ میں مسلمانوں کی برائے نام تنظیم او آئی سی کا غیر معمولی اجلاس بڑے طنطنے' ولولے' تزک واحتشام اور گھن گرج کے ساتھ اس امید پر شروع ہوا کہ ہوسکتا ہے کہ یہ اجتماع عالم اسلام

کے لئے ایک نئی نوید سحر لے کر طلوع ہو اور امت مسلمہ جو اغیار کے تابڑ توڑ حملوں اور اس کی سازشوں کے ذریعے نیم جاں ہو چکی ہے' وادی فاراں کے پہاڑوں سے کوئی نیا ''نسخہ شفا امت کے مسیحا'' ڈھونڈ نکالیں اور امت مسلمہ کے مردہ قالب میں خودداری' حمیت' غیرت اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی صلاحیتیں دوبارہ زندہ کر سکیں۔ لیکن اے بسا آرزو کہ خاک شدہ لیکن ان چارہ گروں کے پاس امت مسلمہ کو دینے کیلئے کچھ بھی نہیں تھا۔ بجز ''دہشت گردی'' کے خلاف متحد ہونے کے اور عالم اسلام کے حمیت پسند علماء و مفتیان کرام کے ان فتوؤں کے خلاف انہوں نے ''جہاد'' کرنے کا اعلان کیا کہ اب کوئی بھی عالم دین حق کو حق اور باطل کو باطل کہنے کا حق نہیں رکھ سکے گا۔ اگر او آئی سی دن کو رات کہے گی تو یہ علماء اور حریت پسند طبقہ بھی اس فیصلے کی تائید کریں گے۔

دراصل او آئی سی کا ایجنڈا حسب سابق واشنگٹن اور پینٹاگون میں تیار ہوا تھا۔ امریکہ نے ہمیشہ کی طرح اپنے مذموم مقاصد کیلئے او آئی سی کا کندھا استعمال کیا ہے۔ وہ مسلمانوں کو دبانے اور ختم کرنے کی تمام کوششیں آزما چکا ہے۔ لیکن مجاہدین اور فطرتاً آزادی کے متوالے اور مسلمان حریت پسند ان کے قابو میں نہیں آرہے۔ اسی طرح مسلم حکمرانوں کے علاوہ تمام عالم اسلام کے مسلمان امریکہ اور مغرب کی پالیسیوں کے خلاف متحد و یک آواز ہیں۔ امریکہ او آئی سی کے ذریعے ان حریت پسندوں کو راستے سے ہٹانے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن یہ ان کی بھول ہے مجاہدین اور سرفروش علماء کہاں ان کے دامِ ہم رنگ زمیں کا شکار ہو سکتے ہیں؟ اسی طرح او آئی سی نے چند نمائشی اعلانات بھی کئے ہیں کہ اگر کسی بھی مسلمان ملک پر جارحیت کی گئی تو اس کا مقابلہ کیا جائے گا۔ تو پھر افغانستان اور عراق جو اس بدترین جارحیت کے شکار ہیں اس کے بارے میں آپ ایک لفظ مذمت بھی نہ کہہ سکے تو کل یہ کہاں ممکن ہے کہ آپ ان کے مقابلے میں بندوق اٹھائیں۔ او آئی سی اس قسم کے مذاقیہ اعلانات سے اپنی بچی کچھی اہمیت اور افادیت مزید گنوا رہی ہے۔ او آئی سی ایک مردہ گھوڑا ہے اس کو اب دفن کر دینا چاہیے۔ اس میں زندوں اور بہادروں کی ادنیٰ رمق بھی باقی نہیں رہی۔ رہا مسلمانوں کے مستقبل کے بارے میں لائحہ عمل تو اس کا خدا ہی حافظ ہے۔ خود امت مسلمہ بھی مغربی کلچر اور جمہوری نظام کی خوگر ہوگئی ہے۔ ان کے لاعلاج مرض کا علاج اب کہیں بھی ممکن نہیں رہا۔ مادیت کا زہر ہلاہل ان کے رگ و ریشے میں اس قدر پیوست ہوگیا ہے کہ اب کسی بھی تریاق یا مسیحا کی چارہ گری سے اس کا علاج ممکن نہیں۔ الغرض مسلم حکمرانوں اور خود مسلمانوں میں اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے آثار دور دور تک دکھائی نہیں دیتے۔

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے